ماہِ رمضان میں کرنے کے کام

www.KitaboSunnat.com

تالیف حافظ فیض اللہ ناصر

الحکمة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

ماہِ رمضان میں کرنے کے کام

تالیف حافظ فیض اللہ ناصر

الحکمۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

DAR-UL-MUSANNIFEEN

جدت اور تحقیق کا امین

2021ء

جملہ حقوق اشاعت برائے دار المصنفین محفوظ ہیں

ماہِ رمضان میں کرنے کے کام

تالیف ــــــــــــــــــــ حافظ فیض اللہ ناصر

ناشر

الحکمۃ انٹرنیشنل

E-785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک لاہور

0301-5989211 / 0301-4843312

Alhikmah International alhikmahinternational.org +92 301 4843 312

اسٹاکسٹ

دار المصنفین

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

G/F-6 حادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0300-4262092
0308-6222418
0321-4697056

Facebook/Dar-ul-Musannifeen

darulmusannifeen@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دِل کی بات

روزہ میری نگاہ میں 'عبادت' سے زیادہ 'محبت' کا مقام رکھتا ہے۔ محبت بھی ایسی کہ جو بندگی کے درجہ کمال کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ یہ محبت ہی تو ہے کہ بندہ اپنے محبوب کو خوش کرنے کے لیے صبح تا شام کھانا پینا ترک کیے رکھے۔ اپنے محبوب کو منانے کے لیے شب بیدار بن جائے اور ساری ساری رات کبھی اس کے سامنے باادب کھڑا رہے، کبھی جھک جائے اور کبھی تو سجدہ ریز ہی ہو جائے۔ پھر محبوب کی باتوں والے صحیفے کو پڑھ پڑھ کر لطف و چاشنی محسوس کرے۔ کونے میں کہیں بیٹھ کر اسے اپنے سامنے محسوس کرتے ہوئے راز و نیاز کی باتیں کرنے لگے اور ہاتھ اٹھا کر اس سے اسی ادنیٰ سی محبت کی لاج رکھنے کی فریاد کرے۔ اس سے بڑھ کر میں نے کوئی محبت ایسی نہیں دیکھی کہ جس میں بندہ محبوب کا اس قدر فرماں بردار ہو جائے کہ اس کے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم اور اس کی ہر منع کردہ چیز سے کوسوں دُور رہنے لگے۔ اس محبت میں صدق و خلوص اور وفاداری ایسی پائی جاتی ہے کہ لاکھ مواقع میسر ہوں، کوئی دیکھ بھی نہ رہا ہو، کسی کا ڈر بھی نہ ہو اور ہر مرغوب شے بھی دستیاب ہو مگر پھر بھی سچا محبّ بددیانتی اور بے وفائی کا داغ نہیں لگنے دے گا۔ یعنی کچھ نہ کھائے گا، نہ پیے گا، جب تک کہ شام ڈھلنے پر محبوب کی جناب سے اِذن نہ ہو جائے۔ اس محبت کا مزہ الگ، لطف الگ، انعام الگ، اکرام الگ۔ دُنیا کی کون سی محبت اس کے مقابل آ سکتی ہے؟ کوئی نہیں! بالکل بھی نہیں!!

اس محبت کو ثمر آور اور فائدہ مند بنانے کے لیے کچھ امور کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے، جس کے بعد محبّ اس معراج تک پہنچ سکتا ہے جس کا ذِکر خود اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ)) ❶

''جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہوں، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ چھوتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو یقیناً میں اسے ضرور عطا کروں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو یقیناً میں اسے ضرور پناہ دوں گا۔''

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ بندہ جب اللہ کی محبت میں ڈوب جاتا ہے اور محبّ سے ترقی پا کر خود اس کا محبوب ہو جاتا ہے تو اس کے تمام ظاہری اور باطنی حواس شریعت کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان سے وہی کام لیتا ہے جو اس کے محبوب (ربِ کریم) کو پسند ہوتے ہیں۔

راقم نے اس کتابچے میں 20 ایسے امور بیان کیے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے بندۂ مومن رمضان المبارک سے کما حقہٗ فائدہ اٹھا سکتا ہے اور مذکورہ بالا حدیث میں بیان ہونے والے مقام و مرتبے کو پا کر ربِ کریم کی رحمت، مغفرت اور جنت کا حصول یقینی بنا سکتا ہے۔

میں نے یہ کتابچہ الحکمۃ انٹرنیشنل کے مدیر حافظ شفیق الرحمٰن زاہد حفظہ اللہ کی ترغیب پر تحریر کیا تھا، جسے شائع کرنے کی نیکی 'دارالمصنفین' کے حصے میں آئی ہے۔ پروردگار سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں ان اعمال کو مستقل طور پر حرزِ جاں بنانے کی توفیق بخشے۔ آمین

خاک سار

حافظ فیض اللہ ناصر

03214697056

---

❶ صحيح البخاري:6502

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفسِ مضمون کے بیان سے قبل ضروری ہے کہ ماہِ رمضان، روزے اور روزے داروں سے متعلق چند فضائل زینتِ قرطاس کر دیے جائیں، تاکہ قاری کو خوب ترغیب ہو سکے اور بڑے اہتمام سے روزے رکھنے کا داعیہ پیدا ہو سکے۔ یوں تو اس باب میں بے شمار نصوص منقول ہیں لیکن اختصار کے پیشِ نگاہ یہاں صرف دس فضائل رقم کیے دیتے ہیں۔

① ...... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: 35]

''روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ کا بہ کثرت ذکر کرنے والے مرد اور بہ کثرت ذکر کرنے والی عورتیں (ان سب کے) لیے اللہ تعالیٰ نے (وسیع مغفرت) اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

② ...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ)) [1]

''جب ماہِ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اس کا کوئی دروازہ

---

[1] سنن الترمذي: 682 - سنن ابن ماجه: 1642

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلا نہیں رکھا جاتا، جبکہ جنت کے دروازے کھول دِیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔''

③......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❶

''جس شخص نے ایمان (دِل کی خوشی) اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے؛ اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

④......سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ، وَذَالِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ)) ❷

''اللہ تعالیٰ ہر افطاری کے وقت کچھ لوگوں کو (جہنم سے) آزادی دیتا ہے اور یہ (رمضان کی) ہر رات میں ہوتا ہے۔''

⑤......سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ)) ❸

''روزے کا اہتمام کر، کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔''

⑥......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّهُ لِي

---

❶ صحيح البخاری: 38 ـ صحيح مسلم: 760

❷ سنن ابن ماجه: 1643 ـ صحيح الجامع: 2170

❸ مسند أحمد: 22276 ـ سنن النسائی: 2223

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَا أَجْزِی بِهِ ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِی)) ❶

''ہر آدمی کا عمل بڑھایا جاتا ہے، ایک نیکی کو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے: سوائے روزے کے، کیونکہ یہ میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، (روزے دار) اپنی خواہش اور کھانا میری وجہ سے چھوڑتا ہے (لہٰذا اس کا اجر بھی میں ہی دُوں گا)۔''

⑦......سیدنا سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ)) ❷

''بلاشبہ جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ریّان ہے، روزِ قیامت اس سے روزے دار داخل ہوں گے، ان کے سوا اس سے اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔''

⑧......سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ ، وَإِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ ، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)) ❸

''بلاشبہ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: (ایک) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری) جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور وہ اسے جزا دے گا تو تب یہ خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی مہک سے بھی زیادہ پیاری ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم:1151

❷ صحيح البخاری:1896 ۔ صحيح مسلم:1152

❸ صحيح البخاری:7492 ۔ صحيح مسلم:1151

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑨......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ)) ❶

''روزہ ڈھال ہے۔''

یعنی روزے کے ذریعے سے بندہ گناہوں اور عذاب سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک روایت میں الفاظ یوں ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ)) ❷

''روزہ ڈھال ہے، جس کے ذریعے بندہ (جہنم کی) آگ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔''

⑩......سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، فَيُشَفَّعَانِ)) ❸

''قیامت کے دن روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے دن کے وقت کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا، سو تُو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا، سو تُو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ تو دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''

واضح رہے کہ ان فضیلتوں اور فوائد و ثمرات کو وہی شخص حاصل کر پائے گا جو روزے کے تمام تر تقاضے پورے گا اور ان اوصاف سے متصف ہوگا جو روزے دار کے لیے ضروری

❶ صحيح البخاري:1894

❷ مسند أحمد:14649 ـ صحيح الجامع:3867

❸ مسند أحمد:6626 ـ المستدرك للحاكم:2036

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں، اوران سے اجتناب کرے گا جن سے روزہ فاسد یا قبول نہ ہونے کا خدشہ ہو۔

اب رمضان المبارک کو مفید اور مقبول بنانے والے چند اعمال ملاحظہ فرمائیے جن کا اہتمام ہر مسلمان کو کرنا چاہیے۔

① اخلاصِ نیت

صیام وقیام سے مقصود نمود وریا ہرگز نہیں ہونا چاہیے بلکہ صرف رضائے الٰہی ہی مقصود ہو، ورنہ دِن بھر کا بھوکا پیاسا رہنا ضائع جائے گا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوٰی)) ❶

''اعمال کا انحصار نیتوں پر ہی ہوتا ہے اور آدمی کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہوتی ہے۔''

یعنی اگر ارادہ رضائے الٰہی کے حصول کا ہوا تو وہ مل کر رہے گی، لیکن اگر نیت میں بس اپنی نیکی کا دِکھلاوا کرنا ہوا تو وہی حاصل ہوگا اور اجر سے محرومی نصیب ہوگی۔

صرف روزہ ہی نہیں بلکہ ہمارا ہر عمل صدق وخلوص سے مزین ہونا چاہیے، اس کو ریا کاری سے آلودہ نہیں کرنا چاہیے۔ جس بندے کا ارادہ لوگوں کی نظروں میں نیک بننا ہو وہ صرف اجر وثواب سے ہی محروم نہیں ہوتا بلکہ فسادِ نیت کے باعث گناہ گار اور مستحقِ سزا بھی ٹھہرتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے ارشادِ گرامی کا مفہوم ہے کہ روزِ قیامت تین عظیم اعمال کرنے والے لوگوں کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ ان میں سے ایک شہید ہوگا، جس نے جہاد اس غرض سے کیا ہوگا کہ لوگ اسے جری اور بہادر کہیں۔ دوسرا سخی ہوگا، جو صدقہ وخیرات اس لیے کیا کرتا تھا کہ اس کی سخاوت کے خوب چرچے ہوں۔ اور تیسرا قرآن کا عالم ہوگا، جو صرف اس مقصد کے لیے قرآن پڑھا اور پڑھایا کرتا تھا کہ لوگوں میں اس کی علمی دھاک بیٹھے اور اس کی واہ واہ ہوتی رہے۔ ❷

---

❶ صحیح البخاری: 1 ۔ صحیح مسلم: 1907 ❷ صحیح مسلم: 1905

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ اخلاص نہ ہونے سے صرف عمل ہی رَدنہیں کیا جاتا بلکہ اس پر عذاب بھی ملتا ہے، یعنی دو ایسے عظیم نقصان کہ جن میں سے کسی ایک کا بھی مومن متحمل نہیں ہوسکتا۔

مخلص ہونے کی سب سے بنیادی علامت یہ ہوتی ہے کہ بندہ اپنے عمل پر مدح وذَم سے بے پروا ہوتا ہے، یعنی کوئی اس کی تعریف کرے یا کوئی اس کی مذمت کرے، اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نہ اسے تعریف پر خوشی ہوتی ہے اور نہ مذمت پر وہ غمگین ہوتا ہے، کیونکہ اس کا مقصد لوگوں کو خوش کرنا ہوتا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے پیشِ نظر تو فقط اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عبادات کے اہتمام سے زیادہ نیتوں کو خالص رکھنے کی ریاضت کیا کرتے تھے، یہی وجہ تھی کہ ان کی ذات وکردار سے ہی حلاوتِ ایمان چھلکتی تھی۔ جیسا کہ جنابِ فضیل رحمہ اللہ کے بیٹے نے ان سے سوال کیا: ابا جان! اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کی باتوں میں مٹھاس اور لذت کیوں ہوتی تھی؟ آپ پوچھنے لگے: کیا تم اس کی وجہ جاننا چاہتے ہو؟ بیٹے نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا:

لِأَنَّهُمْ أَرَادُوا وَجْهَ اللّٰهِ . [1]

''اس لیے کہ ان کا مقصود ومطلوب فقط اللہ کی رضا مندی ہوتا تھا۔''

یعنی وہ جب بھی کوئی بات یا عمل کرتے تھے؛ اللہ کی رضا کے لیے کرتے تھے، ان میں شہرت پسندی نہیں ہوتی تھی، یہی وجہ ہے کہ اللہ نے ان کو حلاوتِ ایمانی سے محروم نہیں کیا۔

② ایمان واحتساب

روزہ تب ہی بندے کی بخشش کا سامان کرتا ہے جب دو کام کیے جائیں: ایک تو خوشی سے روزہ رکھا ہو، یعنی کسی کے مجبور کرنے یا اس ڈر سے نہ رکھا ہو کہ لوگ بے روزے دار کہیں

---

[1] حلية الأولياء: 10/231

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گے، اور دوسرا ثواب کی نیت بھی ہو، یعنی روزے کو ایک ماہ کا ایسا معمول نہ بنالے جو مقصدیت کے شعور سے خالی ہو، بلکہ اسے اجر وثواب اور مغفرت ونجات کا باعث سمجھ کر رکھے۔اسی صورت میں بخشش کا انعام موصول ہوگا،جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❶

"جس شخص نے ایمان (دل کی خوشی) اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے؛اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

③ زبان، آنکھ اور کان کا جائز استعمال

روزے کا مرکزی تقاضا یہ ہے کہ بندہ اپنی زبان سے خیر و بھلائی کی بات کرے اور فحش کلامی، بیہودہ گوئی، جھوٹ، چغلی، غیبت، بہتان اور بلاتحقیق باتیں کرنے سے اجتناب کرے، آنکھ سے کسی غیر محرم کو نہ دیکھے اور کان سے ناجائز باتیں اور گانا وموسیقی وغیرہ نہ سنے۔ یاد رہے کہ جو باتیں کرنا گناہ ہے وہ سننا بھی گناہ ہے۔لہٰذا وقتِ موجود کی سب سے بڑی اخلاقی برائی 'غیبت' کرنے سے بھی گریز کریں اور سننے سے بھی احتراز کریں۔ اگر تو ان باتوں کا اہتمام کرلیا تو سمجھیں روزہ مفید رہا، لیکن اگر ان میں کوتاہی ہوتی رہی تو دن بھر بھوکا پیاسا رہنے کا چنداں فائدہ نہیں۔ لہٰذا پیٹ کا روزہ بعد میں رکھیں، پہلے اپنی زبان، آنکھوں اور کانوں کا روزہ رکھیں۔ رسولِ مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْجَهْلَ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَا حَاجَةَ لِلّٰهِ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)) ❷

"جس نے بیہودہ باتوں، جاہلانہ روِش اور نازیبا کاموں سے اجتناب نہ کیا، اللہ کو اس کے کھانا پینے چھوڑے رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

---

❶ صحيح البخاري: 38 ـ صحيح مسلم: 760

❷ صحيح البخاري: 1903

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بڑا المیہ ہے کہ رمضان المبارک میں ہم حلال کھانے سے تو رُک جاتے ہیں مگر حرام کھانا نہیں چھوڑتے، یعنی جھوٹ بولنا حرام ہے، چغلی اور غیبت کرنا حرام ہے، کسی پر بہتان لگانا، الزام تراشی کرنا، گالیاں بکنا، فحش بولنا یا سننا، بدنظری کا مرتکب ہونا، غرضیکہ ہر وہ کام جس کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے وہ ہم میں اسی طرح موجود رہتا ہے جیسے ماہِ رمضان سے پہلے تھا، حالانکہ ان سے چھٹکارا پانا پیٹ کو بھوکا رکھنے سے زیادہ اہم اور ضروری ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ)) ❶

''روزہ صرف کھانے پینے سے پرہیز کا ہی نام نہیں ہے بلکہ روزہ تو فضولیات اور بے ہودگی سے اجتناب کا نام ہے۔''

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الْجُوعُ، وَرُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ)) ❷

''کئی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں روزے سے صرف بھوک ہی حاصل ہوتی ہے اور کئی قیام کرنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنہیں قیام سے صرف شب بیداری ہی ملتی ہے۔''

یعنی وہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن روزے کے تقاضے پورے نہیں کرتے، بے ہودہ گوئی کرتے ہیں، جہالت کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں، زبان اور ہاتھ کی حفاظت نہیں کرتے، تو ایسے لوگوں کو صرف بھوک ہی ملتی ہے، اجر و ثواب نہیں ملتا۔ یعنی ان کا سارا دن بھوکا پیاسا رہنا بے کار ہی جاتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ رات کو قیام کرتے ہیں، اگر ان کا

---

❶ صحيح ابن خزيمة:1996- صحيح الجامع:5376

❷ سنن ابن ماجه:1690- صحيح الجامع:3488

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقصد نمود و نمائش اور ریا کاری ہو تو وہ بھی اجر و ثواب سے محروم رہتے ہیں اور انہیں رات کو جاگنے کے علاوہ اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اسی ضمن میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَحْدَهُ، وَلٰكِنْ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ. ❶

''روزوں کا مقصد صرف کھانا پینا چھوڑ دینا نہیں ہے بلکہ اصل مقصد جھوٹ، باطل اور لغویات (یعنی فضول باتوں اور کاموں) سے اجتناب ہے۔''

اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

إِذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ. ❷

''جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کانوں، آنکھوں اور زبان کا بھی روزہ ہونا چاہیے۔''

اسی طرح سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِذَا صُمْتَ فَتَحَفَّظْ مَا اسْتَطَعْتَ. ❸

''جب تم روزہ رکھو تو بھرپور کوشش کے مطابق (حرام امور سے) احتراز اور احتیاط کرو۔''

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خَصْلَتَانِ مَنْ حَفِظَهُمَا سَلِمَ لَهُ صَوْمُهُ: الْغِيبَةُ وَالْكَذِبُ. ❹

''دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو بندہ ان سے محفوظ رہا، اس کا روزہ سلامت رہے گا: غیبت اور جھوٹ۔''

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسلاف روزہ رکھ کر مسجد میں ہی بیٹھ رہتے اور

❶ المصنف لابن أبی شیبة:8882

❷ الزهد والرقائق لابن المبارك:1308 ـ شعب الإيمان للبيهقی:3374

❸ المصنف لابن أبی شیبة:8878

❹ المصنف لابن أبی شیبة:8887

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے: ہم اپنے روزے کی حفاظت کر رہے ہیں، کہ نہ کسی کی غیبت کریں اور نہ ہی کوئی ایسا کام کریں جس سے ہمارا روزہ خراب ہو۔ ❶

امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ نے روزے کی بڑی پیاری تقسیم ذکر کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین مراتب ہیں:

① ...... عام روزہ: ایسا روزہ جس میں بندہ کھانے پینے اور نفسانی خواہش کی تکمیل سے پرہیز کرے۔

② ...... خاص روزہ: جس میں بندہ اپنی زبان، ہاتھ، پاؤں، نگاہ اور سماعت کو حرام امور کے ارتکاب سے محفوظ رکھے۔

③ ...... خاص الخاص روزہ: جب بندہ ذہن میں ایسے افکار اور دِل میں ایسے خیالات بھی پیدا نہ ہونے دے جو گناہ سے متعلق ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُور کرنے کا سبب بن سکتے ہوں، بلکہ اپنے قلب و ذہن میں صرف اور صرف اللہ ہی کی یاد کو بسا لے۔ ❷

جس شخص کا روزہ ان تینوں اوصاف سے متصف ہوگا، بلاشبہ اس نے روزے کا حق ادا کر دیا اور یہی وہ روزہ ہے جو ماہِ رمضان کے جمیع فوائد وثمرات سمیٹ کر رضائے الٰہی اور محبت الٰہی پا لینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

اور اگر روزے دار تو ان باتوں کا احتیاط کر رہا ہو لیکن دوسرا کوئی آدمی اس سے بدکلامی یا لڑائی کرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حل بھی بتا دیا ہے، فرمایا:

((إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ ، فَإِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهُ أَوْ قَاتَلَهُ ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ ، إِنِّي صَائِمٌ)) ❸

''جب تم میں سے کوئی شخص کسی دِن روزہ رکھے تو وہ نہ بے ہودہ گوئی کرے اور

---

❶ المغنی لابن قدامة: 4/447 ❷ مختصر منهاج القاصدين ، ص: 44

❸ صحيح مسلم:1151

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہی جہالت کا مظاہرہ کرے، اگر کوئی آدمی اس کو گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو اس کو (جواب میں یہ) کہنا چاہیے کہ میں روزے دار ہوں، میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔"

ضروری بات:

ہمارے ملک میں لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ عذاب بن چکا ہے۔ ماہِ رمضان جیسے بابرکت مہینے میں بھی اس سے خلاصی نہیں ملتی، بلکہ سحر و افطار کے اوقات میں بھی لوڈ شیڈنگ کر کے عوام کو اذیت دی جاتی ہے۔ روزے کی حالت میں جب بندہ اس اذیت سے دوچار ہوتا ہے تو اس کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے اور بسا اوقات شدید غصے کی حالت میں زبان سے گالی یا برے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں، جو گناہ کا باعث بنتے ہیں۔ ہم نے کامل کوشش یہ کرنی ہے کہ ایسی کسی بھی تکلیف کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا ہے اور زبان کو آلودہ ہرگز نہیں کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری اس بے احتیاطی کی وجہ سے ہمارا دِن بھر بھوکا پیاسا رہنا ضائع ہو جائے اور ہم نہ صرف روزے کے اجر سے محروم ہو جائیں بلکہ عذابِ الٰہی کے سزاوار بن جائیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا ، يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا ، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ)) [1]

"بلاشبہ بندہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر دینے والی کوئی بات زبان سے نکالتا ہے جسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات کو بلند فرما دیتا ہے، اور بلاشبہ بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دینے والی ایسی بات بھی زبان سے نکال دیتا ہے کہ اسے بھی وہ کوئی اہمیت نہیں دے رہا ہوتا؛ لیکن اسی بات کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔"

---

[1] صحيح البخاری: 9647

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ٹریفک جام، دوکان پر گاہک کا نامناسب رویہ، دورانِ ڈیوٹی افسر کی طرف سے سخت باتیں، گھر میں خاوند کو بیوی یا بیوی کو خاوند کی طرف سے تکلیف دہ بات کا سامنا، یا دیگر کسی بھی طرح سے آنے والی کوئی پریشانی یا غصے کی صورت میں روزے دار کو اپنی زبان اور ہاتھ کو کنٹرول میں ہی رکھنا چاہیے، صبر سے کام لیتے ہوئے اپنے روزے کو محفوظ رکھے اور رضائے الٰہی پانے کے لیے یہ سب کچھ برداشت کر لینا چاہیے۔ ایسی صورتِ حال میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ذہن میں رکھیں کہ:

((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) ❶

''مسلمان کو جو بھی پریشانی، مصیبت، رنج، دُکھ، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ کر تکلیف دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔''

گویا صبر اور برداشت سے کام لینے پر دوہرا فائدہ حاصل ہوگا، ایک تو روزہ سلامت رہے گا اور دوسرا گناہوں کا کفارہ بھی ہو جائے گا۔

④ دِل اور پیٹ کی پاکیزگی

روزے کا ایک تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے دِل کو پاک اور پیٹ کو صاف رکھیں۔ ہم تب تک ماہِ رمضان کے فوائد حاصل نہیں کر سکتے جب تک دِل کو اخلاقی بیماریوں سے اور پیٹ کو مالِ حرام سے پاک نہ کر لیں۔ مسلمان کے دل میں عام احوال میں بالعموم اور روزے کی حالت میں بالخصوص حسد، کینہ، بغض، عناد، نفرت، عداوت اور نفاق جیسی ایک بھی غیر اخلاقی بیماری نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ جس دِل میں یہ غلیظ بیماریاں رہتی ہیں وہ دِل ایمان کے نور

❶ صحيح البخاری:5642-صحيح مسلم:2573

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے خالی رہتا ہے۔

اسی طرح مسلمان کے یہ بھی شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ اپنے پیٹ میں حرام مال ڈالے۔ حرام خوری درحقیقت اللہ کے فیصلے پر عدمِ اعتماد، بے توکلی، حرص وطمع، غصبِ حق اور اللہ ورسول کی نافرمانی جیسی کئی برائیوں کا مجموعہ ہے۔ جو پیٹ حرام مال سے محفوظ نہیں ہوتا وہ برکت سے محروم ہو جاتا ہے، پھر اس گہرے کنویں میں جتنا بھی مال ڈالتے رہیں، وہ کبھی بھرتا نہیں ہے۔

علاوہ زیں حرام کھانے والے کی دعا بھی رَد کر دی جاتی ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے مثال دے کر سمجھاتے ہوئے ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو لمبا سفر کر کے آیا ہو، اس کے بال پراگندہ ہوں اور جسم ولباس گرد وغبار سے اَٹا پڑا ہو، وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلا دے اور ''اے میرے رب! اے میرے رب!'' کہتے ہوئے دعا کرنے لگے، جبکہ اس کا کھانا بھی حرام ہو، اس کا پینا بھی حرام ہو، اس کا لباس بھی حرام ہو اور اس نے حرام غذا سے ہی پرورش پائی ہو، تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جا سکتی ہے؟![1]

اندازہ کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر، کہ جو بظاہر نہایت قابلِ رحم حالت میں ہوتا ہے، صرف اس کی حرام خوری کی وجہ سے رحم نہیں کرتا اور اس کی دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ جب ایسی کسمپرسی کی حالت میں بھی بندے کی التجا بارگاہِ الٰہی سے رَد کر دی جاتی ہے تو پھر اچھی بھلی حالت میں کی جانے والی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟!

⑤ سحری کھانے کا التزام

بعض لوگ سحری کھانے میں سستی کرتے ہیں اور سحری کے وقت بیدار ہونے کی دِقت سے بچنے کے لیے رات کو ہی کھانا کھا کر سو جاتے ہیں یا پھر نیند کی وجہ سے اُٹھ ہی نہیں پاتے اور بغیر سحری کھائے ہی روزہ رکھ لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا روزہ تو ہو جاتا ہے لیکن وہ سحری کی

[1] صحیح مسلم:1015

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برکت سے محروم رہ جاتے ہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)) ❶

''سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔''

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلسَّحُورُ أَكْلُهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدَعُوهُ، وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ)) ❷

''سحری کا کھانا برکت ہے، لہٰذا اسے نہ چھوڑا کرو، اگرچہ تم میں سے کوئی پانی کا گھونٹ ہی پی لے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے ان کے لیے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔''

لہٰذا سحری کا کھانا چھوڑ کر رحمت و برکت اور فرشتوں کی دعاؤں سے محروم نہیں ہونا چاہیے، خواہ چند لقمے ہی کھائیں یا پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیں، کیونکہ سحری کھانے کا مقصد صرف کھانا پینا نہیں ہے بلکہ سنتِ نبوی پر عمل کے ذریعے برکت کا حصول ہے۔

⑥ نماز کی پابندی

ویسے تو نماز کی پابندی عام دنوں میں بھی نہایت ضروری ہے لیکن روزہ چونکہ ایک تربیتی عمل ہے، لہٰذا روزے کی حالت میں نماز چھوڑنا دو عظیم نقصانات کا باعث بن جاتا ہے: ایک تو نماز چھوڑنے کا گناہ اور دوسرا روزے کا ثواب ضائع ہونے کا خدشہ، کیونکہ جب روزے کے تقاضے اور لوازمات ہی پورے نہیں ہوں گے تو ایسے روزے کی کیا حیثیت رہ جائے گی؟ نماز کے بغیر روزے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ نماز کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ملاحظہ فرمائیے:

❶ صحيح البخاري: 1923 ❷ مسند أحمد: 11086

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ)) ❶

''بلاشبہ بندے سے (روزِ قیامت) سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ ٹھیک ہوئی تو بندہ فلاح و کامیابی پالے گا اور اگر نماز کا معاملہ ٹھیک نہ نکلا تو بندہ ناکامی اور خسارہ پائے گا۔''

امتحان کے پہلے اور لازمی سوال پر ہی باقی سوالات کی درستی کا انحصار ہوتا ہے۔ بندۂ مومن کے اُخروی امتحان کا پہلا سوال نماز سے متعلق ہوگا۔ گویا ہمیں سوال بھی بتلا دیا گیا ہے۔ اب اگر اس کے بعد بھی اس کی تیاری اچھے طریقے سے نہ کرسکیں گے تو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ لہٰذا اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے فرض نمازوں کی پابندی کو یقینی بنائیں۔ نماز ہی کی اہمیت پر ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُمِرَ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ أَنْ يُّضْرَبَ فِي قَبْرِهِ مِائَةَ جَلْدَةٍ ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُ وَيَدْعُو حَتّٰى صَارَتْ جَلْدَةٌ وَاحِدَةٌ ، فَجُلِدَ جَلْدَةٌ وَاحِدَةٌ ، فَامْتَلَأَ قَبْرُهُ عَلَيْهِ نَارًا ، فَلَمَّا ارْتَفَعَ عَنْهُ وَأَفَاقَ ، قَالَ: عَلٰى مَا جَلَدْتُمُونِي؟ قَالُوا: إِنَّكَ صَلَّيْتَ صَلَاةً وَاحِدَةً بِغَيْرِ طُهُورٍ ، وَمَرَرْتَ عَلٰى مَظْلُومٍ فَلَمْ تَنْصُرْهُ)) ❷

''اللہ کے ایک بندے کے بارے میں (اللہ کی طرف سے) حکم ہوا کہ اس کو قبر میں سو کوڑے لگائے جائیں۔ وہ بندہ (کوڑوں میں کمی کی) مسلسل التجائیں کرتا رہا، یہاں تک کہ صرف ایک کوڑا باقی رہ گیا۔ سو اسے جب ایک کوڑا لگایا گیا تو اس کی قبر آگ سے بھر گئی۔ جب یہ سزا ختم ہوئی اور اسے افاقہ ہوا تو اس

❶ سنن النسائی: 465 ❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2774

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے پوچھا: تم نے مجھے یہ کوڑا کس گناہ کی سزا میں لگایا ہے؟ فرشتوں نے کہا: تم نے ایک نماز بغیر وضو کے پڑھی تھی اور تم ایک مظلوم کے پاس سے گزرے تھے لیکن تم نے اس کی مدد نہیں کی۔''

ذرا غور کیجیے کہ اس بندے کو اتنی سخت سزا اس گناہ کی پاداش میں نہیں ملی کہ تم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اس وجہ سے ملی ہے کہ تم نے نماز تو پڑھی تھی لیکن بغیر وضو کے پڑھی تھی۔ تو اندازہ کیجیے کہ جو شخص نماز ہی نہیں پڑھتا؛ اس کی کیا سزا ہوگی؟!

نماز کی اہمیت کو اس حدیث سے بھی سمجھیں، سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى ، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ)) [1]

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان کی ادائیگی کے وقت اچھی طرح وضو کرے، ان کے مقررہ اوقات پر نماز پڑھے اور رکوع وخشوع مکمل کرے تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے بخش دے گا، اور جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لیے اللہ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر اللہ چاہے گا تو اسے بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو اسے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔''

یعنی یہاں بھی نماز پڑھنے والے کے متعلق ہی فرمایا جا رہا ہے کہ اگر وہ اچھی طرح وضو کر کے نہیں پڑھے گا، مقررہ اوقات کا خیال نہیں رکھے گا اور رکوع وخشوع کامل طور پر ادا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا ایسے شخص کے لیے مغفرت کا کوئی وعدہ نہیں ہے، بلکہ وہ چاہے گا

[1] سنن أبي داود: 425 - سنن ابن ماجه: 1401

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو معاف فرما دے گا اور چاہے گا تو عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ذرا سوچئے کہ جو شخص سرے سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو؛ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ ہوسکتا ہے؟!

نیز ایک مرتبہ رسولِ مکرم ﷺ نے نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَبُرهَاناً وَنَجاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظ عَلَيْهَا لَمْ يكُنْ لَهُ نُوراً وَلاَ بُرهَاناً وَلاَ نَجَاةً، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ)) ❶

”جس شخص نے نماز کی پابندی کی، اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات کا باعث بن جائے گی اور جس نے نماز کا خیال نہ رکھا اس کے لیے نہ نور ہوگا، نہ دلیل اور نہ نجات، اوہ ایسا آدمی روزِ قیامت قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

روزہ اسی تربیت کا نام ہے، یہ روزے دار کو اسی تقویٰ سے ہمکنار کرتا ہے جو اس کو عبادتِ الٰہی کا پابند بنا دیتا ہے، اس کی بندگی کا خوگر بنا دیتا ہے اور جمیع تر تعبدی امور میں ذرا سی بھی کوتاہی نہیں کرنے دیتا۔

جہاں نماز نہ پڑھنے پر شدید وعید ہے وہاں نماز پڑھنے والوں کے لیے فضائل، فوائد اور ثمرات کی بشارتیں بھی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتلا دیجیے کہ جس پر عمل پیرا رہنے سے میں جنت میں چلا جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللّٰهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ المَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ المَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ))

---

❶ مسند أحمد:6576

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔"

اس (دیہاتی) نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان اعمال سے زیادہ کوئی عمل نہیں کروں گا۔ جب وہ دیہاتی واپس مڑا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا)) ❶

"جو شخص کسی جنتی کو دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے، وہ اسے دیکھ لے۔"

سبحان اللہ! یہ رحمتِ خداوندی کا کمال ہے کہ بندوں کو ان امور پر بھی اجر و ثواب اور انعامات سے نوازا جاتا ہے جو ان کے فرائض ہیں، یعنی جو کام کرنا ان کی ذِمہ داری اور ڈیوٹی ہے، ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے ثمر نہیں چھوڑا، بلکہ ان کو بجا لانے پر بھی اپنے بندوں کے لیے انعامات رکھے ہیں۔

کوشش کیجیے کہ ہر نماز جماعت کے ساتھ ادا ہو اور مکمل اطمینان اور احسن انداز میں پڑھی جائے، اس لیے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ تَعْدِلُ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلَاةً، فَإِذَا صَلَّاهَا فِي فَلَاةٍ، فَأَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلَاةً)) ❷

"باجماعت نماز ادا کرنا پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ جب کوئی شخص جنگل بیابان میں نماز پڑھتا ہے اور رکوع و سجود مکمل کرتا ہے تو اسے (اس سے بھی دوگنا؛ یعنی) پچاس نمازوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

---

❶ صحيح البخاري1397 - صحيح مسلم: 14

❷ سنن أبي داود: 560

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور با جماعت نماز کی ادائیگی کے لیے آنے کی فضیلت نبی کریم ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے:

((مَنْ رَاحَ إِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخَطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً وَخَطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا)) ❶

''جو شخص چل کر جامع مسجد میں آئے؛ اس کا ہر قدم ایک گناہ کو مٹاتا جاتا ہے اور مسجد میں آتے اور واپس جاتے ہوئے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔''

اس سے بھی بڑھ کر فضیلت کی بات یہ ہے کہ تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔ یعنی امام جب نماز شروع کرتے وقت ''اللہ اکبر'' کہے تو آپ اس وقت جماعت کے ساتھ موجود ہوں۔ کم از کم یہ عمل چالیس دِن تک تو ضرور اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ اس کی فضیلت نبی کریم ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے:

((مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى، كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ)) ❷

''جو شخص چالیس دِن تک رضائے الٰہی کی خاطر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ با جماعت نماز ادا کرتا ہے اس کے لیے دو براءتیں لکھ دی جاتی ہیں: ایک جہنم سے برأت اور دوسری نفاق سے برأت۔''

ویسے تو ہر دِن کی ہر نماز ہی با جماعت تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ پڑھنی چاہیے لیکن بہ طورِ خاص ماہِ رمضان المبارک کے تیس دن اور اس سے پہلے یا بعد والے دس دِن ملا کر؛ ان 40 ایام میں اس عمل کا خصوصی اہتمام کر لیا جائے تو مذکورہ حدیث میں بیان ہونے والی فضیلت کے حق دار ٹھہرا جا سکتا ہے۔

---

❶ صحیح ابن حبان: 2037 ❷ سنن الترمذی: 241

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے اسلاف رحمۃ اللہ علیہم تو عام دنوں میں بھی اس کا بڑا خیال رکھا کرتے تھے اور باجماعت نماز پڑھنا تو الگ، تکبیر اولیٰ بھی نہیں چھوٹنے دیتے تھے۔ جیسا کہ عظیم تابعی سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا فرمان ہے:

مَـا فَـاتَتْنِي التَّكْبِيرَةُ الْأُولٰى مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً ، وَمَا نَظَرْتُ فِي كَفَا رَجُلٍ فِي الصَّلَاةِ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً . ❶

''پچاس برس سے میری تکبیر اُولیٰ قضا نہیں ہوئی اور نہ ان پچاس برسوں میں دورانِ نماز میں نے کسی آدمی کی پشت دیکھی (یعنی ہمیشہ صفِ اوّل میں ہی نماز پڑھتے تھے)۔''

⑦ نوافل اور قیام اللیل کا اہتمام

فرائض کی پابندی رمضان المبارک کے علاوہ عام ایام میں بھی لازمی ہونی چاہیے کیونکہ ان کی چھوٹ نہیں، علاوہ ازیں نوافل کا اہتمام بھی حتی الوسع کرنا چاہیے اور رمضان المبارک میں تو خاص طور پر بہ کثرت ادا کرنے چاہئیں، کہ یہ نیکیوں کا موسم بہار ہوتا ہے اور جتنا ہو سکے اس ماہِ مبارک کے اندر اپنے اُخروی مقام میں بہار لانی چاہیے۔ نوافل کے بے شمار فضائل ہیں لیکن یہاں صرف تین عظیم فوائد بیان کرتے ہیں:

① محبت الٰہی کا حصول:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ)) ❷

''اللہ کا فرمان ہے: میرا بندہ نوافل کے اہتمام سے مسلسل میری قربت پانے کی کوشش میں رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔''

❶ حلية الأولياء: 2/163

❷ صحيح البخاري: 6502

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② درجات کی بلندی اور گناہوں کی مغفرت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ ، فَإِنَّكَ لاَ تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلاَّ رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْكَ خَطِيئَةً)) ❶

''سجدوں کا اہتمام کیا کرو، کیونکہ تم اللہ کو جو بھی سجدہ کرو گے؛ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند فرمادے گا اور ایک گناہ ختم کردے گا۔''

سجدوں کے اہتمام سے مراد یہ ہے کہ نوافل کی بہ کثرت ادائیگی کی جائے۔

③ جنت میں نبی ﷺ کی رفاقت:

سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (خدمت کے لیے) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (صفہ میں آپ کے قریب) رات گزارا کرتا تھا اور (جب آپ تہجد کے لیے اُٹھتے تو) میں وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی چیزیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا۔ ایک روز آپ ﷺ نے (میری خدمت گزاری سے خوش ہوکر) مجھ سے فرمایا: ''مانگو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ اور؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بس یہی خواہش ہے کہ جنت میں آپ کی رفاقت مل جائے۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

((فَأَعِنِّى عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ)) ❷

''پھر تم اپنے اس معاملے میں زیادہ سے زیادہ سجدوں کے ذریعے میری مدد کرو۔''

زیادہ سے زیادہ سجدے کرنے سے مراد ہے کثرت سے نوافل کی ادائیگی اور ''میری مدد کر'' سے آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ کثرتِ نوافل کے ذریعے اپنی نیکیاں بڑھا لے، تاکہ میں بہ آسانی تجھے اپنے ساتھ جنت میں لے جا کر اپنا رفیق بنا سکوں۔

---

❶ صحیح مسلم: 488 ❷ صحیح مسلم: 489

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی پر بھی خوب توجہ دیا کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی ایک دن اور رات میں تین سو رکعات پڑھا کرتے تھے۔ جب کوڑے لگنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے تو تب آپ پر بہت کمزوری چھا گئی، اس لیے پھر شب و روز میں ایک سو پچاس رکعات پڑھا کرتے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر اسّی برس کے قریب تھی۔ ❶

یہ تو ان کی عام دِنوں میں عبادت ہوا کرتی تھی، ذرا سوچیں کہ رمضان المبارک میں ان کی عبادت و ریاضت کا کیا عالم ہوتا ہوگا؟!

نیز ماہِ رمضان میں قیام اللیل، یعنی رات کے وقت نوافل اور تہجد پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❷

''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کا قیام کرتا ہے، اس کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔''

⑧ تلاوتِ قرآن

ماہِ رمضان؛ ماہِ غفران بھی ہے اور ماہِ قرآن ہے۔ اسی مبارک مہینے میں قرآنِ کریم کا نزول ہوا۔ لہٰذا اس میں قرآن کی تلاوت کثرت کے ساتھ کیجیے۔ جب بھی فارغ وقت میسر ہو تلاوتِ قرآن سے اپنے قلوب کو تازگی بخشیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ رمضان اور قرآن کا باہم خاص تعلق ہے۔ روزے اور تلاوت کی فضیلت سے متعلق سیدنا

---

❶ حلية الأولياء: 9/181

❷ صحيح البخاري: 37، صحيح مسلم: 759

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ، مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ)) ❶

''روزِ قیامت روزہ اور قرآن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے سارا دن کھانے پینے اور شہوات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: میں نے اسے رات بھر سونے سے روکے رکھا، سو اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''

یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین بھی رمضان المبارک میں بڑی کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ عملِ اسلاف کی چند مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں:

❀......امام شافعی رحمہ اللہ ماہِ رمضان میں ساٹھ مرتبہ قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ ❷

❀......امام مالک رحمہ اللہ رمضان المبارک میں حدیث کی کلاس نہیں لگاتے تھے، فرماتے: یہ قرآن کا مہینہ ہے، مجھے بس قرآن پڑھنے دو۔

❀......امام اسود رحمہ اللہ ماہِ رمضان میں دو راتوں میں ایک مرتبہ قرآن مکمل پڑھ لیا کرتے تھے۔

❀......قتادہ ایک ہفتے میں مکمل قرآن پڑھ لیا کرتے تھے، لیکن جب ماہِ رمضان آتا تو تین دن میں قرآن ختم کر لیتے اور جب آخری عشرہ آ جاتا تو پھر ہر رات میں ایک قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ ❹

---

❶ صحيح الجامع: 3882 ـ صحيح الترغيب والترهيب: 973

❷ تاريخ دمشق لابن عساكر: 15/ 11

❸ سير أعلام النبلاء: 4/ 51 ❹ سير أعلام النبلاء: 5/ 276

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ قرآنِ کریم کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ لیکن ربِ کریم کا یہ وفورِ انعام عام دنوں میں ہے، جبکہ ماہِ رمضان میں تو اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا کئی گنا تک بڑھا چڑھا کر اجر دیتا ہے، تو اندازہ کیجیے کہ انسان اگر روزانہ کم از کم ایک سپارہ بھی پڑھ لے تو اس کو ملنے والی نیکیوں کا شمار ممکن نہیں رہے گا۔

اور اگر قرآن کی تلاوت فرائض یا نوافل پڑھتے ہوئے کی جائے تو اس کی الگ ہی فضیلت ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِئَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ)) ❶

''جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے (یعنی نماز میں دس آیات پڑھتا ہے) وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، جو شخص سو آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اس کا نام فرماں برداروں میں لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اسے بہت زیادہ اجر و ثواب اکٹھا کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

اسی طرح سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ بِمِئَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ)) ❷

''جو شخص ایک رات میں سو آیات پڑھے، اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔''

رمضان المبارک میں ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ اگر کسی آدمی کو قرآن پڑھنا نہیں آتا تو وہ کسی قرآن پڑھنے والے کے پاس بیٹھ کر اس کی قراءت سن رہا ہوتا ہے۔ یہ بھی شوق اور محبت کی دلیل ہے، لیکن اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ وہ خود پڑھے، خواہ جیسا بھی پڑھ سکے،

---

❶ سنن أبي داود: 1398 ❷ مسند أحمد: 16958

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ یہی مہینہ غنیمت کا موقع ہے جس میں آپ باقاعدگی اور شوق کے ساتھ قرآن سیکھ سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں اللہ کے ہاں خلوص اور عقیدت کی قدر ہے، اگر کوئی شخص کوشش کے باوجود بھی اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے تو اس کی یہ جدوجہد نہ صرف مقبول ہوگی بلکہ اضافی فضیلت بھی حاصل کرے گی، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)) ❶

''قرآن میں مہارت رکھنے والا شخص اعمال لکھنے والے معزز اور برگزیدہ فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اور اس سے اسے مشقت اٹھانا پڑتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔''

⑨ ذکرِ الٰہی کی کثرت

رمضان المبارک کے ایک ایک لمحے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔ ذکر، یعنی یاد...... اپنے محبوب کی یاد...... جس کی محبت پانے کے لیے شب و روز اس کی بندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ یقیناً اس سے بڑی خوش بختی کوئی نہیں کہ بندے کی زبان پر ہر دم اپنے محبوبِ حقیقی کا ذِکر جاری رہے۔ پھر جب اس کے ذکر پر انعام و اکرام بھی ملتا ہو تو نُورٌ عَلٰی نُور ہو جاتا ہے۔ یوں تو ذکرِ الٰہی کے بے حساب فضائل ہیں، لیکن آپ صرف تین ملاحظہ کیجیے:

① **عذاب سے نجات:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلاً قَطُّ أَنْجٰى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ)) ❷

''آدمی ذِکرِ الٰہی سے بڑھ کر کبھی کوئی ایسا عمل نہیں کرتا کہ جو اسے اللہ کے

---

❶ صحيح مسلم:798 ❷ مسند أحمد:22132

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عذاب سے نجات دِلانے والا ہو۔‘‘

یعنی عذابِ الٰہی سے نجات دِلانے والا سب سے مضبوط تر عمل اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہے۔

② **مغفرت کا حصول اور گناہ نیکیوں میں تبدیل:** رسول گرامی ﷺ کا ارشاد ہے:

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَقُومُونَ، حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ: قُومُوا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ)) ❶

’’جو بھی لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرتے ہیں، پھر جب وہ (مجلس سے) اُٹھنے لگتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا ہے۔‘‘

③ **چار عظیم انعامات سے سرفرازی:** نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) ❷

’’جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذِکر کرنے کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، ان پر راحت و سکینت اُترنے لگتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں موجود افراد (یعنی فرشتوں) کے پاس ان کا ذکر کرتا ہے۔‘‘

ان ہی فضائل سے آگاہی کی بنا پر ہمارے اسلاف ہر وقت اپنی زبان پر ذِکرِ الٰہی جاری رکھتے تھے، جیسا کہ ابن حلبس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کوئی وقت بھی

❶ صحيح الجامع:5610، سلسلة الأحاديث الصحيحة:2210

❷ صحيح مسلم:2700

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذکرِ الٰہی سے خالی نہیں جانے دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ سے پوچھا گیا: آپ ایک دن میں کتنی تسبیح کر لیتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک لاکھ۔ ❶

⑩ نبی کریم ﷺ پر درُود و سلام

عبادتوں، فضیلتوں، رحمتوں اور برکتوں کے اس مبارک مہینے میں اگر اس مقدس ہستی پر درود و سلام بھیجنے کا خصوصی اہتمام نہ کیا جائے کہ جن کے بہ دولت ہم تک اسلام جیسی عظیم نعمت پہنچی؛ تو یہ ناسپاسی بھی ہوگی اور حقیقی کامیابی سے محرومی بھی! جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ)) ❷

''جس نے مجھ پر درود پڑھنا بھلا دِیا، اس سے جنت کا راستہ کھو گیا۔''

اور درُود پڑھنے والوں کی فضیلت کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)) ❸

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درُود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کے دس گناہ معاف کر دِیے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کیے جاتے ہیں۔''

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْراً، وَحِينَ يُمْسِي عَشْراً، أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❹

❶ سیر أعلام النبلاء: 2/348 ❷ سنن ابن ماجه: 908 ۔ صحیح الجامع: 6568

❸ سنن النسائی: 1297 ۔ صحیح الجامع: 6359

❹ صحیح الجامع: 6357 ۔ صحیح الترغیب والترهیب: 232

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے تو روز قیامت اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔''

یہ بھی کیا خوب عمل ہے! بندہ درُود نبی ﷺ پر پڑھتا ہے اور آخرت اپنی سنوار لیتا ہے۔ آپ ﷺ پر درُود و سلام بھیج کر ہم آپ کی فضیلت و مرتبت میں چنداں اضافہ نہیں کر رہے ہوتے اور نہ ہی ایسا ممکن ہے کہ ہم اگر آپ ﷺ پر درُود نہ پڑھیں گے تو آپ کی رفعت میں کمی واقع ہو سکتی ہے، نہیں؛ ہرگز نہیں، بلکہ یہ تو بہانہ ہے اپنی ہی نجات کے لیے سامان کرنے کا، یہ تو پروردگار کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ سے ہمیں متعلق کر کے ہمیں اپنی آخرت سنوارنے کا بہانہ دے دیا۔

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ پر اور آپ کے اہلِ بیت پر درُود کیسے بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم (یہ کلمات) کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ. ❶

''اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد پر رحمتیں نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر رحمتوں کا نزول فرمایا ہے، یقیناً تو ہی قابلِ تعریف اور لائقِ تمجید ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آلِ محمد پر برکات نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم پر برکات کا نزول فرمایا ہے، یقیناً تو ہی ستائش و بزرگی کا سزاوار ہے۔''

اگر کوئی شخص مختصر الفاظ میں کثرت کے ساتھ درُود پڑھنا چاہے تو وہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

❶ صحیح البخاری:3370

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ سکتا ہے۔❶ یا پھر صرف صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بھی پڑھ سکتا ہے، یہ کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خود نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔

⑪ کثرتِ دُعا کا معمول

رمضان المبارک کے بابرکت ایام کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ دُعا کرنا اپنا معمول بنا لیجیے۔ اپنے گناہوں کی مغفرت مانگی جائے، اپنی حاجات وضروریات اس کے سامنے پیش کی جائیں، بیماریوں کے لیے شفا، تنگ دستوں کے لیے خوش حالی اور پریشان حال لوگوں کے لیے خوشیوں کی دُعا مانگی جائے۔

رمضان المبارک میں ہماری ایک عجیب عادت بن چکی ہے کہ سارا دِن دُعا نہیں کرتے لیکن جب افطاری کا وقت ہوتا ہے تو ہاتھ اُٹھا لیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ افطاری کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے، لیکن سارا دِن دُعا مانگنے سے بے نیاز رہنا یا دعا مانگنے کو شام تک مؤخر کیے رکھنا درست نہیں ہے، بلکہ شب و روز کے تمام اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا مانگنے کی کوشش کرنا چاہیے، کیونکہ روزے دار کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشا جاتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الصَّائِمِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ))❷

”تین دعائیں ایسی ہیں کہ جنہیں قبولیت سے نوازا جاتا ہے: روزے دار کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔“

لہٰذا قبولیت کے ان سنہری ایام کو غنیمت جانیے اور زیادہ سے زیادہ دُعا کرنے کا اہتمام کیجیے۔

---

❶ شعب الإیمان للبیهقی: 3/145.

❷ صحیح الجامع: 3030۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: 1797

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک میں اپنی بخشش کروانے کے لیے بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں۔ بندے میں جب احساسِ گناہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ معافی کے لیے رب کے حضور میں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ، ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) [1]

''بلاشبہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔''

رمضان المبارک میں عبادت وریاضت اور توبہ واستغفار کر کے اپنے گناہ بخشوانے کی خاص طور پر تاکید ہوئی ہے اور جو ایسا نہیں کر پاتا اس کے بارے میں وعید وارد ہوئی ہے، کیونکہ یہ رحمت ومغفرت اور نجات کا مہینہ ہے، تو اس ماہِ مبارک میں بھی محروم رہ جانے والے سے بڑا بدبخت کون ہو سکتا ہے؟! سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ منبر پر چڑھے اور فرمایا: ''آمین، آمین، آمین۔'' آپ ﷺ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا:

((إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ. وَمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبَرَّهُمَا فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: آمِينَ. فَقُلْتُ: آمِينَ. وَمَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: آمِينَ، فَقُلْتُ: آمِينَ)) [2]

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: جس کی زندگی میں رمضان کا مہینہ آیا

---

[1] صحيح البخاري:2661- صحيح مسلم:2771

[2] صحيح ابن حبان:907 - مسند أبي يعلى:5922

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن وہ مغفرت سے محروم رہا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ ایسے بندے کو (اپنی رحمت سے) دُور فرمائے۔ آپ آمین کہہ دیجیے۔ چنانچہ میں نے آمین کہہ دیا۔ (پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کی زندگی میں اس کے والدین یا ان دونوں میں سے کوئی ایک موجود ہو لیکن اس نے ان کے ساتھ نیک سلوک نہ کیا، پھر (اسی حالت میں) مر گیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی (اپنی رحمت سے) دُور کر دے۔ آپ آمین کہہ دیجیے۔ سو میں نے آمین کہہ دیا۔ (پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا:) جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، پھر وہ (اسی حالت میں) مر گیا اور جہنم میں چلا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی (اپنی رحمت سے) دُور کر دے۔ آپ آمین کہہ دیجیے۔ چنانچہ میں نے آمین کہہ دیا۔"

اللہ سے اپنے گناہ معاف کروانے کے لیے بہت لمبے چوڑے اعمال اور کثرتِ عبادت و ریاضت کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ اعترافِ گناہ، ندامت اور آئندہ گناہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ صرف دو رکعت نماز پڑھ کر معافی مانگ لی جائے تو اللہ تعالیٰ بندے کے تمام گناہ دھوڈالتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْباً، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَينِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِذٰلِكَ الذَّنْبِ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) [1]

"جو کوئی بھی بندہ گناہ کرتا ہے، پھر وہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے۔"

⑫ آخری عشرے میں خصوصی عبادت و ریاضت

نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دِنوں میں عبادت و ریاضت کا

[1] صحیح ابن حبان: 623۔ صحیح الجامع: 5738

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ. ❶

''جب (آخری) عشرہ آجاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔''

آخری عشرے کو ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے کہ اس میں شبِ قدر آتی ہے، یعنی وہ مبارک رات جس میں قرآن کا نزول ہوا تھا۔ اس رات میں عبادت کرنے کی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائی ہے:

((مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) ❷

''جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا؛ اس کے بھی پچھلے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔''

لیلۃ القدر چونکہ متعین نہیں ہے کہ ماہِ رمضان کی کس تاریخ کو ہوتی ہے، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ آخری عشرے کی پانچوں طاق راتوں میں اللہ تعالیٰ کی خوب عبادت کی جائے، نوافل ادا کیے جائیں، تلاوتِ قرآن ہو اور رب کے حضور میں گڑگڑا کر اپنی مغفرت ونجات اور جملہ حاجات کے لیے دعائیں مانگی جائیں۔ کیا معلوم کہ کون سی رات شبِ قدر ہو، ہمیں وہ میسر آجائے اور ہماری نجات کا سبب بن جائے۔

(13) ماہِ رمضان میں حج کریں

آپ عنوان پڑھ کر حیران ہوئے ہوں گے کہ حج تو ذوالحجہ میں ہوتا ہے، تو پھر رمضان

---

❶ صحیح البخاری:2024۔ صحیح مسلم:1174

❷ سنن الترمذی:683

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حج کیسے کر سکتے ہیں؟ جی ہاں! آپ رمضان المبارک میں بھی حج کر سکتے ہیں، وہ اس طرح کہ پیارے پیغمبر ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً ۔ أَوْ ۔ حَجَّةً مَعِي)) ❶

"رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنا (ثواب کے اعتبار سے) حج کے برابر ہوتا ہے۔ یا (فرمایا کہ) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔"

لہٰذا اگر کوئی مسلمان ماہِ رمضان میں عمرہ ادا کرتا ہے تو اسے اتنی ہی فضیلت اور ثواب ملے گا جیسے اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا ہو۔

⑭ روزہ افطاری

اس ماہِ مبارک میں کثرت سے نیکیاں سمیٹنے کے لیے روزے داروں کی افطاری کروائیں اور غرباء و مساکین کو کھانا کھلائیں۔ روزے کی افطاری کروانے والے کی فضیلت کے متعلق رسولِ کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)) ❷

"جس نے روزے دار کی افطاری کرائی اسے اس کے برابر ہی اجر ملتا ہے اور روزے دار کا اجر بھی بالکل کم نہیں ہوتا۔"

افطاری کروانے والے کو اپنے روزے کا بھی ثواب ملے گا اور افطاری کرنے والے کے برابر بھی ثواب ملے گا، یعنی اسے دوگنا ثواب سے نوازا جائے گا، اور ایسا بھی نہیں ہوگا کہ اس کو دوگنا اجر دینے سے افطاری کرنے والے کا اجر کم کر دیا جائے گا، نہیں؛ بلکہ رحمتِ خداوندی اس قدر بے کراں ہے کہ اس کو بھی کامل اجر سے نوازا جائے گا۔

---

❶ صحیح البخاری: 1763 ۔ صحیح مسلم: 1256

❷ سنن الترمذی: 807

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑮ غرباء کی سحری وافطاری کا انتظام

اپنے اردگرد گھروں پر نظر دوڑائیں، اپنے رِشتے داروں میں دیکھیں اور اپنی ملازمت یا کاروبار کی جگہ پر کام کرنے والے لوگوں کا جائزہ لیں کہ ان میں ایسا کون سا شخص ہے جس کے لیے سحری اور افطاری کا انتظام کرنا مالی طور پر دُشوار ہوگا؟ بہتر تو یہ ہے کہ آپ رمضان المبارک شروع ہونے سے پہلے ہی حسب استطاعت اس کے ساتھ تعاون کر دیجیے یا اسے راشن وغیرہ لے دیجیے، لیکن اگر آپ ایک ساتھ اتنا زیادہ تعاون نہیں کر سکتے تو روزانہ کی بنیاد پر اپنے گھر میں تیار ہونے والے کھانے سے ہی سحری اور افطاری کے وقت کچھ کھانا اور سامانِ افطار ان کے گھر پہنچا دیا جائے۔ تھوڑا ہو یا زیادہ؛ آپ جس قدر بھی کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہوں؛ ضرور پہنچائیے۔ رحمت عالم ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَن يَّنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ)) [1]

”تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے فائدہ پہنچانا چاہیے۔“

صدقے کی دیگر صورتوں کی بھی بڑی فضیلت ہے لیکن کھانا کھلانے کے فضائل بہت زیادہ اور بڑے عمدہ ہیں۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۞ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۞ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيْرًا ۞ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّأَسِيْرًا ۞﴾ [الدھر: 5 - 8]

”نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی، یہ ایک بہتا چشمہ ہوگا جس سے اللہ کے بندے پئیں گے اور

[1] صحیح مسلم: 2199

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جہاں چاہیں گے بہ سہولت اس کی شاخیں نکال لیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔"

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) ❶

"اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتے داری کو ملاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، (ان تمام اعمال کے صلے میں) تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔"

اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: کون سا عمل اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً ، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا ، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا)) ❷

"اللہ کے نزدیک محبوب اعمال وہ فرحت اور خوشی ہے جو تم کسی مسلمان کو دو، یا اس کی تنگی کو دُور کر دو، یا اس کے قرض کو ادا کر دو، یا اس کی بھوک کو ختم کر دو۔"

آپ اس کارِ خیر میں خود بھی حصہ لیجیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجیے۔ اگر اصحابِ ثروت کی ایک کمیٹی بنا دی جائے تو وہ زیادہ مناسب رہے گی، جو ایسے مستحق افراد کی سحری و افطاری کا پلان کر سکیں جنھیں مالی مسائل درپیش ہوں۔ یقیناً روزہ رکھوانے کے بدلے میں

❶ سنن ابن ماجه: 3251 ❷ صحيح الجامع: 176

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنا ہی اجر وثواب ملے گا جتنا رکھنے والے کو، بلکہ کسی کو اس مبارک کام کی ترغیب دینے کا بھی اجر اسی کے برابر ہوگا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهٖ)) ❶

''جو شخص نیکی کے کام پر (کسی کی) راہنمائی کرے تو اسے بھی نیکی کرنے والے کے برابر ہی اجر وثواب ملے گا۔''

⑯ صدقہ وخیرات

اگر کوئی مسلمان صاحب نصاب ہے تو اس کو زکاۃ لازماً ادا کرنی چاہیے۔ زکاۃ ادا نہ کرنے والا دنیا میں خیر وبرکت سے محروم رہتا ہے اور آخرت میں اذیت ناک عذاب سے دوچار ہوگا۔ علاوہ ازیں جو بندہ استطاعت رکھتا ہو اس کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس ماہِ مقدس میں صدقہ وخیرات کا بھی اہتمام کرے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. ❷

''رسول اللہ ﷺ بھلائی کے سلسلے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں تو سخاوت میں اور بھی بڑھ جاتے تھے۔''

ماہِ رمضان میں روزے اور صدقے کو لازم وملزوم کر لیجیے۔ یہ دونوں عمل جہاں روحانی بیماریوں کا علاج ہیں وہاں جسمانی امراض سے شفایابی کا بھی ذریعہ ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((دَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ)) ❸

''صدقے کے ذریعے اپنے بیماروں کا علاج کیا کرو۔''

❶ صحيح مسلم:1893

❷ صحيح البخاري: 6 - صحيح مسلم: 2308

❸ شعب الإيمان:3278- صحيح الجامع:3358

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ)) ❶

''صدقہ گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔''

صدقے کے لیے ضروری نہیں ہے کہ بہت سا مال و دولت خرچ کیا جائے، بلکہ خلوص سے کیا ہوا ایک روپے کا صدقہ بھی اللہ کے نزدیک بہت محبوب و مقبول ہو جاتا ہے اور نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) ❷

''(جہنم کی) آگ سے بچو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا (صدقہ کر کے) ہی۔''

⑰ گراں فروشی سے اجتناب

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جوں ہی رمضان المبارک آتا ہے تو اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہم کیسے مسلمان ہیں کہ جو اس ماہِ مبارک میں لوگوں کو سہولت دینے کی بہ جائے اسے کاروباری سیزن سمجھ کر ناجائز منافع کمانا شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا سب سے زیادہ شکار ایک عام روزے دار ہوتا ہے جسے اشیاء مہنگی ہونے کے باعث سحری و افطاری میں بہت سی چیزوں سے محروم رہنا پڑتا ہے۔

یہ کتنے دُکھ کی بات ہے کہ غیر مسلم ممالک میں ماہِ رمضان آنے سے پہلے ہی مسلمانوں کے لیے خصوصی ڈِسکاؤنٹ پر اشیاء کے نرخ جاری کر دِیے جاتے ہیں مگر ہمارے ہاں نرخ یوں بڑھ جاتے ہیں جیسے سال بھر کی کمائی اسی ماہ میں کرنے کا ارادہ ہو۔

اللہ کے بندو! یہ تو نیکیاں کمانے کا مہینہ ہے، نہ کہ ناجائز مال کمانے کا۔ ایک حد تک جائز منافع آپ کا حق ہے مگر ناجائز اور بے پناہ منافع نہ اخلاقاً درست ہے اور نہ شرعاً۔ جبکہ اگر تاجر برادری اس مہینے میں نیکیاں لینے کے ساتھ غرباء کی دعائیں بھی لینا شروع کر دے

❶ سنن الترمذی: 614 - صحیح الجامع: 5136

❷ صحیح البخاری: 1417 - صحیح مسلم: 1016

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراشیائے خوردونوش کومہنگی کرنے کی بہ جائے سستے داموں فروخت کرنے لگے تو یہ ثواب کا باعث بھی ہوگا اور حصولِ برکت کا ذریعہ بھی۔ برکت اللہ تعالیٰ کا ایسا انعام ہے کہ جس کی وجہ سے ایک روپیہ دس روپے کے برابر ہو جاتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آسانیوں سے بھی ہم کنار فرما دیتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ يَسَّرَ عَلَى مُسْلِمٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ)) ❶

''جس نے کسی مسلمان کے لیے آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے دُنیا و آخرت میں آسانیاں پیدا کر دے گا، اللہ تعالیٰ تب تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔''

دِل جوئی کی ایک بات غرباء سے کرنا چاہوں گا کہ اگر شدید مہنگائی کے باعث آپ قسم قسم کے پھل کھانے سے قاصر رہتے ہیں تو دِل برداشتہ ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے بلکہ صبر کا مظاہرہ کیجیے اور جنت میں ہونے والی آپ کی میزبانی میں پیش کیے جانے والے ان میووں اور مشروبات کو یاد کر کے خوش ہو جائیے کہ جن کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا)) ❷

''میں نے جب جنت کو دیکھا تو جنت کے میوے کا خوشہ لینا چاہا، اگر میں لے لیتا تو تم اسے تب تک کھاتے رہتے جب تک یہ دُنیا باقی رہتی۔''

(18) ناراض احباب سے صلح

اگر آپ کسی دوست، ساتھی یا رِشتے دار سے ناراض ہیں تو رمضان المبارک سے پہلے

❶ صحيح مسلم:2699

❷ صحيح البخاري:1052۔صحيح مسلم:907

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے اس سے صلح کر لیں، کیونکہ اگر ناراضی برقرار رہی تو جتنی مرضی عبادتیں کر لیں؛ آپ کو ان کا مقصد حاصل نہیں ہوگا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)) ❶

''سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس دن ہر اس شخص کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، سوائے اس شخص کے کہ جس کی اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ سخت ناراضی ہو، تو (ان کے بارے میں) فیصلہ کیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دی جائے، یہاں تک کہ یہ صلح کر لیں۔''

یعنی جب تک وہ صلح نہیں کر لیتے تب تک ان کی معافی کا حکم نامہ جاری نہیں کیا جاتا۔

لہٰذا رمضان المبارک میں جن عبادتوں کے لیے آپ کمربستہ ہیں اور پوری پلاننگ کر چکے ہیں، وہ تب تک فائدہ مند نہیں ہوں گی جب تک آپ اپنے ناراض بھائی یا بہن سے صلح نہیں کر لیتے۔ بلکہ عمومی حالات میں بھی دو مسلمانوں کا تین دن سے زیادہ باہم ناراض رہنا بڑی سخت وعید کا موجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ)) ❷

''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد (بول چال) چھوڑے رکھے، سو جو شخص تین دن سے زیادہ

---

❶ صحيح مسلم:2565

❷ سنن أبي داود:4914 ـ صحيح الجامع:7659

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چھوڑتا ہے اور وہ (اسی حالت میں) مر جاتا ہے تو وہ (جہنم کی) آگ میں جائے گا۔‘‘

لہٰذا میرے بھائیو! صرف اللہ کی رضا پانے کی خاطر ہر طرح کی ناراضی، عداوت اور نفرت ختم کر دیجیے اور اَنا کے بُت کو توڑتے ہوئے صُلح میں خود پہل کیجیے۔

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ بندہ سوچتا ہے: جب میری غلطی نہیں ہے تو میں کیوں بلاؤں؟ یا پھر کہتا ہے: میں تو اسے اتنی بار بلا چکا ہوں لیکن وہ بولتا ہی نہیں! تو یاد رکھیے کہ جب ہمارا ارادہ و مقصد اللہ کو راضی کرنا ہو جائے گا تو پھر ہم کسی باطل خیال اور کسی اَنا کو حائل نہیں ہونے دیں گے۔ اَنا تب ہی حائل ہوتی ہے جب اللہ کو راضی کرنے کا ہمارا جذبہ کمزور ہوتا ہے اور ہم شیطان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں۔

چنانچہ ایسی کسی بھی شیطانی دلیل کا شکار نہیں ہونا اور ابلیس کے ایسے کسی وسوسے کو خاطر میں نہیں لانا جس سے ہمارے مسلمان بھائی سے ناراضی برقرار رہے اور ہمارے روزے، قیام، تلاوت، صدقات اور دیگر نفلی عبادتیں کسی کھاتے کی نہ رہیں۔

لہٰذا خیر کے اس کام میں پہل کیجیے اور اپنے رُوٹھے ہوئے پیاروں کو منانے میں فوراً ابتدا کر لیجیے، تاکہ آپ ان کا دِل اور محبت جیتنے کے ساتھ ساتھ اس فضیلت کو بھی حاصل کر لیں، جو نبی ﷺ نے یوں بیان فرمائی ہے کہ:

((خَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)) [1]

’’ان دونوں میں سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔‘‘

لہٰذا اس انتظار میں نہیں رہنا چاہیے کہ پہلے دوسرا شخص آپ سے معذرت اور صلح کرے، یہ شیطان کا بہکاوا ہے، وہ آپ کو صلح میں پہل کے اجر سے محروم رکھنا چاہ رہا ہوتا

[1] صحیح البخاری:6077 ۔ صحیح مسلم:2560

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس کو شکست دیجیے اور اسے اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہ ہونے دیجیے۔ مسلمان کی تو شان ہی یہ ہونی چاہیے کہ وہ اللہ کے ہاں بہتر بننے اور اس کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے صلح میں پہل کرلے۔

⑲ اس رمضان کو آخری سمجھیں

ہم ذرا نگاہ دوڑائیں تو بہت سے ایسے لوگ ہمیں نظر نہیں آئیں گے جو گزشتہ رمضان المبارک میں ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ ہی مساجد میں حاضر ہوا کرتے تھے، لیکن وہ اپنی عمر گزار کر اس دُنیا سے رخصت ہو چکے اور رب کے حضور جا پہنچے۔ یا بہت سے ایسے لوگ جو گزشتہ سال تو روزے رکھ سکے تھے لیکن اس بار کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ روزے بھی نہیں رکھ سکتے۔ ہم بھی یہی سوچیں کہ ہوسکتا ہے یہ ہمارا بھی آخری رمضان ہو۔ زندگی اور موت کے فیصلے تو میرے رب کے ہاتھ میں ہیں، اس کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں کہ اس نے کتنے دِن مزید زندہ رہنا ہے۔ یا ہوسکتا ہے کہ آئندہ رمضان تک ہمیں صحت کی دولت میسر رہے یا نہ رہے۔

لہٰذا اسی کو غنیمت سمجھیں کہ ربِ کریم نے ہمیں اس ماہِ مبارک تک زندگی بخش دی اور ہمیں یہ موقع فراہم کر دیا کہ ہم نیکیاں کما کر اپنی آخرت سنوار سکیں۔ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

((اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ)) [1]

''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے صحت کو، فقر سے پہلے مال داری کو، مصروفیت سے پہلے

[1] صحیح الجامع: 1077

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو۔''

لہٰذا رمضان کا مبارک مہینہ غفلت، لاپروائی اور سستی میں گزارنے کی بہ جائے اس موقع کو غنیمت سمجھیں، صحت وسلامتی اور فراغت کو انعامِ الٰہی سمجھیں اور ان بابرکت ایام کا ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ عبادات بجا لائیں، رب تعالیٰ کو منائیں، جنت کمائیں اور نجات پائیں۔ اللہ تعالیٰ کی یوں بندگی کریں کہ جیسے ہمیں دوبارہ یہ موقع میسر نہیں آئے گا...... خدا جانے! آئندہ رمضان ہمارے نصیب میں ہو یا نہیں!

⑳ رمضان کے بعد بھی عبادات کا اہتمام

اگر ماہِ رمضان کے بعد ہمارا عبادات کا معمول بدل جائے اور ہم نماز و تلاوت اور دیگر عبادات میں کوتاہی کرنے لگیں تو سمجھ لیجیے کہ ہم نے رمضان سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھایا۔ حقیقی فائدہ تو تب حاصل ہوتا جب ہمارے مزاج اور اعمال میں انقلاب آتا، ہم کچھ سبق حاصل کرتے اور اللہ سے پکا تعلق جوڑ لیتے۔

رمضان المبارک میں ایک خاص ماحول میسر آتا ہے جس میں ہم پوری دِلجمعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کا اہتمام کرتے ہیں اور پورا مہینہ نیکی وتقویٰ کے کاموں میں گزارتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم رمضان المبارک کے رخصت ہوتے ہی اللہ سے تعلق کو بھی خیرباد کہہ دیتے ہیں۔

مساجد ویران ہو جاتی ہیں، فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی ہونے لگتی ہے، نیکی کا جذبہ ماند پڑ جاتا ہے، شیطان کو خود ہی اپنے آپ پر مسلط کر لیتے ہیں، مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی، خیر خواہی اور تعاون کا جذبہ بھی مفقود ہو جاتا ہے، غرضیکہ ہر وہ اچھا کام جو ماہِ رمضان کی برکت سے ہماری ذات میں پیدا ہوا ہوتا ہے وہ رمضان کے جاتے ہی ہم سے نکل جاتا ہے۔

صرف یہیں بس نہیں ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کے بھی اس قدر طلب گار نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہتے جس قدر ہم رمضان میں دکھائی دیتے ہیں۔ جبکہ ماہِ رمضان کے بعد ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ تب تو شیطان بھی کھول دیا جاتا ہے جس کو ماہِ رمضان میں جکڑ دیا گیا ہوتا ہے۔

کیا ماہِ رمضان کے گزرتے ہی ہمیں مغفرت کی ضرورت نہیں رہی؟ کیا اب ہم نے وہ نیک اعمال ترک کر دینے تھے جو مغفرت کا ذریعہ بنے تھے؟ یا ان پر عمل پیرا رہ کر آئندہ کی کوتاہیوں کا ساتھ ساتھ ہی کفارہ کرتے رہنا چاہیے تھا؟

ہمیں اس بات کو اس پہلو سے سوچنا چاہیے کہ ماہِ رمضان کے بعد ہم جن نیک کاموں کو چھوڑ دیتے ہیں وہ کس بنیاد پر چھوڑتے ہیں؟ کیا یہ ہمارا اختیاری معاملہ تھا؟ ہرگز نہیں، بلکہ ہم تو اس کے مکلّف ہیں کہ ہماری وہی ایمانی حالت سال بھر رہے۔ ہاں بحیثیت انسان کوتاہی ہو جائے تو وہ یقیناً اللہ کے ہاں مغفور ہے مگر ایک سچے مسلمان کی طرف سے حقوقِ الٰہی اور حقوق العباد کی ادائیگی کو ترک کر دینا تو درکنار، ان میں سستی بھی نہیں ہونی چاہیے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ [الحجر: 99]

''اپنے رب کی بندگی کیجیے، یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔''

یعنی موت آنے تک ہماری یہ ڈیوٹی لگی ہوئی ہے کہ ہم اپنے پروردگار کی بندگی بجا لاتے رہیں۔ پھر بعد از رمضان ہماری ایمانی حالت کا یکسر تبدیل ہو جانا کیوں؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بے وفائی ہوئی۔ کیا ہم نے صرف ایک ماہ کے لیے ہی نمازیں پڑھنا تھیں؟ کیا صرف ایک ماہ ہی صدقہ و خیرات کرنا تھا؟ کیا صرف ایک ماہ میں ہی نوافل کے اہتمام کی زحمت کرنا تھی؟ کیا پڑوسیوں، رشتے داروں اور مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہمدردی و غم گساری کا حکم ایک ماہ کے لیے ہی آیا ہے؟ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ماہ تک ہی تعلق جوڑے رکھنا تھا؟ یقیناً ہماری حالت تو اس آیت کے مصداق لگتی نظر آتی ہے کہ:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ﴾ [الزمر: 67]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''انہوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔''

ہماری زندگی ایسی ہو جانی چاہیے کہ ہمارا ہر ماہ؛ ماہِ رمضان بن جائے تا کہ ہماری موت کے فوراً ہی بعد ہمیں رب تعالیٰ کی طرف سے خوشیوں بھری عید کا سماں دیکھنا نصیب ہو جائے، کیونکہ حقیقی اور اصل زندگی تو وہی ہے۔اسی کو سنوارنا اصل مقصد ہے اور اسی کو بہتر بنانے کے لیے مومن اس دنیا میں آتا ہے۔

یہ دُنیا تو بس ایک گزرگاہ ہے، ایک سفر اور ایک راستہ ہے، جہاں سے گزر کر ہم نے اپنے اصل مقامِ مقصود تک پہنچنا ہے۔لہٰذا کوئی بھی باشعور اور عقل مند شخص سفر میں ہی ڈیرہ ڈال کر نہیں بیٹھ جاتا اور اسی کو ہی اپنا مقامِ مقصود نہیں سمجھ لیتا بلکہ وہ تو کوشش کرتا ہے کہ بس جلد از جلد اس کا یہ سفر ختم ہو جائے اور وہ اپنی اصل منزل پر پہنچ جائے۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَتَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ

☆......☆......☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رمضان المبارک میں اللہ کی محبت، مغفرت اور
جنت کا حصول یقینی بنانے والے 20 آسان اعمال

الحکمۃ انٹرنیشنل
E-785 بلاک جوہر ٹاؤن نزد اللہ ہو چوک لاہور